Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

The Need and Importance of Jurisprudence in Religious Understanding

تفقہ فی الدین میں علم فقہ واستنباط کی ضرورت واہمیت

Dr. Muhammad Naeem Anwar
Associate Professor, Department of Arabic and Islamic Studies
Government College University, Lahore
E-mail: dr.naeemanwar@gcu.edu.pk

Muhammad Hasnain
Lecturer, Department of Islamic Studies
Govt. Graduate College, Mandi Bahauddin
E-mail: muhammadhasnain1314@gmail.com

Abstract

The jurisprudence is such a science in which the jurists derived the solution of new issues. The base of this knowledge is the teachings of Holy Quran and Sunnah as the primary sources of the jusrisprudence. The center and axis of the jurisprudence is only to obay the rulings of Allah Almighty. Its first source for law making is Holy Quran. The second source of this law is surrending around the Allah Almighty order that obey the Messenger (Sunnah). The third source is the obedience of the leaders of authority, who have the special quality of being consistent. The jurists seek solutions to new problems from the Quran and Sunnah. The method of doing this is that they compare new problems, incidents, and unsolved problems with the cause of solved problems. They do not derive the Shariah ruling from their own opinion, but they seek the Shariah ruling for a new problem based on a common cause. The cause of the old and new problem is the same as the already existing Quran and Sunnah. The Shariah ruling is not new, but the problem is new. And the Shariah ruling is already present in the Quran and Hadith. A jurist take out the Shariah ruling for the new problem based on a common cause. In this article the need and importance of jurisprudence for better understanding the rulings of the Islam will be discussed.

Keywords: Fiqh, Shariah, Sunnah, Qiyas, Ijtihad, Jurisprudence, Jurist

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

تمہید

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَمِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ
لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ[1]

"اور ایسا کیوں نہ ہو کہ سارے کے سارے مسلمان (ایک ساتھ) نکل کھڑے ہوں تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقُّہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تاکہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیں۔"

قرآن حکیم کی یہ آیت علم فقہ اور علم استنباط کی اہمیت، ضرورت اور افادیت کو خوب ظاہر کرتی ہے قرآن پوری قوم سے ایک طبقے کا تقاضا کرتا ہے جو تفقہ فی الدین کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دے۔ تفقہ فی الدین کی ذمہ داری معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری ہے اور جب ایک طبقہ اس ذمہ داری کے لیے خود کو وقف کر دیتا ہے تو گویا کل معاشرے کی طرف سے وہ فرض کفایہ ادا کرتا ہے ایسے لوگ سارے معاشرے کے لیے محسن لوگ ہیں جو سب کی طرف سے عائد ذمہ داری کو اپنے کندھوں پر لے لیتے ہیں اور سب کی طرف سے اس فرض کو ادا کرتے ہیں۔ دین میں یہ تفقہ کا پہلو معاشرے کو راہ راست پر گامزن رکھتا ہے۔ قوم کے دل و ذہن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے تعلق کو زندہ رکھتا ہے اور اس کی طرف مراجعت کا

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

احساس دلاتا ہے یہ افراد کو اللہ کی عبدیت کی لڑی میں پروتا ہے اور دنیوی بربادی اور اخروی ہلاکت سے ان کو بچاتا ہے۔ **قرآن اور علم فقہ و استنباط کی اہمیت:**

قرآن امور سلطنت اور امور دین میں اہل استنباط اور اہل فقہ کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیتا ہے اور جب امور سلطنت کے بڑے بڑے مسئلے امن وخوف کے حوالے سے پیش آتے ہیں تو قرآن کہتا ہے مسائل حل کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ تم ان مسائل کا حل اہل لوگوں سے کرو جو اپنے اندر وصف استنباط اور صفت استدلال اور خصلت استخراج رکھتے ہوں۔ اس لیے فرمایا:

وَ اِذَا جَآءَ هُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ط وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ[2]

"اور جب ان کے پاس کوئی خبر امن یا خوف کی آتی ہے تو وہ اسے پھیلا دیتے ہیں اور اگر وہ (بجائے شہرت دینے کے) اسے رسول (ﷺ) اور اپنے میں سے صاحبانِ امر کی طرف لوٹا دیتے تو ضرور ان میں سے وہ لوگ جو (کسی) بات کا نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔"

یہ آیہ کریمہ بھی علم فقہ و استنباط کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے قرآن حکیم نے اس آیت میں لفظ استنباط استعمال کیا ہے۔ استنباط بات سے بات نکالنے کو کہتے ہیں اور نصوص سے اخذ و استدلال کو کہتے ہیں اور کسی مخفی اور پوشیدہ چیز کو ظاہر کرنے کو کہتے ہیں استنباط کا یہ عمل اجتہاد کہلاتا ہے اور یہ عمل حقیقت تک لے جاتا ہے اب اہل استنباط، اہل اجتہاد اور اہل فقہ ہر ہر شعبے کے لوگ ہیں۔ اہل سلطنت اپنے مسائل کے حل میں اپنے سیاسی مجتہد کے پابند ہیں اور اہل فقاہت اپنے مسائل کے حل میں

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

اپنے مجتہد شریعت کے تابع ہیں استنباط قرآن کا ایک ایسا وصف ہے جو ہمیں حقیقت تک لے جاتا ہے غرضیکہ امور ریاست کے مجتہد ہوں یا امور شریعت کے مجتہد ہوں دونوں اپنے اپنے دائرہ کار میں اولی الامر ہیں۔

اب اس آیہ کریمہ میں لفظ "یستنبطونہ" استعمال ہوا ہے علم فقہ کی روح ہے اور اس کی اساس اور بنیاد ہے اور ایک فقیہ کا تفرد و اختیار اس سے وابستہ ہے سارے علم فقہ کی عمارت اس پر قائم ہے اس بنا پر امام فخر الدین رازی اس حوالے سے فرماتے ہیں:

فثبت ان الاستنباط حجة والقياس اما الاستنباط او داخل فيه فوجب ان يكون حجة اذا ثبت هذا فنقول الاية والة على امور احدها ان فى الاحكام الحوادث مالا يصرف بالنص بل بالاستنباط وثافيتها ان الاستنباط حجة وثالثها ان العامى يجب عليه تقليد العلماء فى احكام الحوادث[3]

اس آیت کریمہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ استنباط حجت شرعی ہے یہی استنباط ہی قیاس ہے قیاس یا تو استنباط کا ہی نام ہے یا قیاس اس استنباط میں داخل ہے اس لیے ضروری ٹھہرا یہ استنباط حجت شرعی ہو تو اس اعتبار سے اب اس آیت سے کہیں مسئلے اخذ ہوتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بعض جدید مسائل و احکام ایسے ہیں جن کا حکم صریحاً نصوص میں دکھائی نہیں دیتا ہے ان کا شرعی حکم استنباط کے ذریعے جانا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ استنباط خود حجت شریعہ ہے تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ عوام پر جدید مسائل میں اہل علم کی تقلید واجب ہے اولی الامر کی ان ہی ذمہ داریوں اور ان کے کردار کی بنا پر

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
April 03, 2025

باری تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا ہے کہ ان کو مخلوق کے لیے مشروط مطاع بنایا ہے جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے رہیں ان کی اطاعت کی جائے گی اس لیے باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰه وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ[4]

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی۔"

احادیث میں علم فقہ و استنباط کی اہمیت:

وہ لوگ جو تفقہ فی الدین میں محنت کرتے ہیں اور اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا اسے بناتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مثال ایک بارش سے دی ہے جو ماحول کو سرسبز و شاداب کر دیتی ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ

مثل ما بعثنی به من الهدی والعلم كمثل الغيث الكثير اصاب ارضا فكان منها نقية قبلت الماء فانتبتت الكلاء والعثب و منها احادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا وسقوا ازرعوا واصاب منها طائفة اخرى وانما هی قيعان لاتمسک ماء ولا تنبت كلاء فذلک مثل من فقه فی دين الله ونفعه بما بعثنی الله به فعلم علم و مثل من لم يرفع بذلک راسا۔[5]

"اللہ نے مجھے جو علم اور ہدایت دے کر بھیجا ہے اس کی مثال اس وافر بارش کی ہے جو ایسی زمین پر برسی جو بڑی صاف تھی اس نے پانی کو اپنے اندر جذب کر لیا اور پھر بہت

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

سا گھاس اور سبزہ اگایا اور اسی زمین سے کچھ ایسی تھی جو بڑی پتھریلی تھی اس نے پانی کو جذب نہ کیا بلکہ اس کی روک لیا۔ باری تعالیٰ نے زمین کے اس عمل سے بھی لوگوں کو فائدہ پہنچایا وہ اس پانی کو پیتے رہے اور پلاتے رہے اور اپنے کھیتوں کو دیتے رہے اور اسی زمین سے ایک ایسی زمین بھی تھی جس کے میدان چٹیل تھے۔ یہ زمین نہ پانی کو روک سکی اور نہ ہی سبزہ اگا سکی یہ مثال ان کی ہے جو اللہ کے دین میں تفقہ حاصل کریں اور اللہ نے جو دین مجھے دے کر بھیجا ہے۔ اس سے نفع حاصل کریں، علم خود سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں اور اس میں مثال ہے اس شخص کی جس نے اس کھلی بارش میں سر تک نہیں اٹھایا۔"

فقیہ وہ ذات و شخصیت ہوتی ہے جو دین کی کامل فہم سے آراستہ ہوتی ہے۔ صحیح بخاری میں جریج راہب کا واقعہ مذکور ہے کہ وہ اپنی عبادت میں مصروف تھا اس کی والدہ نے شدید حاجت میں اسے تین بار آواز دی مگر وہ صومعہ میں عبادت میں مسلسل مشغول رہا، ماں کی آواز سن کر بھی کوئی جواب نہ دیا اس کی ماں نے اسی عالم میں اس کو بد دعا دے دی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لوكان جريج الراهب فقيها عالما لعلم ان اجابة امه خير من عبادة ربه۔[6]

"اگر جریج راہب علم میں فقیہ ہوتا تو وہ ضرور جان لیتا کہ اس وقت ماں کی آواز پر جواب دینا اللہ کی عبادت سے زیادہ بہتر ہوتا۔"

OPEN ACCESS
CC BY

یہ ارشادِ رسالت علم فقہ اور فقیہ کی اہمیت کو واضح کر رہا ہے کہ فقط عالم ہونا اور بات ہے جبکہ فقیہ ہونا اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ علم فقہ جن کو نصیب ہوتا ہے وہ دین کے احکام کے اسرار اور اس کی حکمتوں سے خوب آگاہ ہوتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کو اپنے اصحاب کی صلاحیتوں کا کامل ادراک تھا اور ہر کسی کی جدا جدا قابلیت سے اچھی طرح واقف تھے۔ جس کا جو شوق تھا اور جس کی جو صلاحیت تھی وہ آپ کے سامنے عیاں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت زیاد بن لبید انصاریؓ سے فرمایا:

ان کنت لا عدک من فقہاء المدینة[7]

"بے شک میں تو تمہیں مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا ہوں۔"

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے لیے علم میں فقاہت اور فقہی بصیرت اور فقہی فراست کے لیے آپ ﷺ نے یوں دعا کی:

اللهم فقهه فی الدین وعلمه التاويل8

"اے اللہ عبداللہ ابن عباسؓ کو دین کی فقہ و تفقہ عطا فرما اور اسے تفسیر کا علم عطا فرما۔"

اولی الامر میں شامل طبقات:

تاریخ اسلامی میں اولی الامر میں سے دو طبقوں کو بڑی شہرت حاصل رہی ہے ایک طبقہ اہل دین کا ہے اور دوسرا اہل حکومت و سلطنت کا ہے جبکہ بعض ائمہ نے اولی الامر سے مراد میں اہل اجتہاد و مجتہدین کو ترجیح دی ہے جیسا حافظ ابو بکر جصاص رازی (۳۷۰ھ) بیان کرتے ہیں:

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

وجه تخصيص المجتہدين انه جاء فی الاية الثانية ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمه الذين يستنبطونه منہم ففسر اولی الامر باہل الاستنباط وهم المجتہدون[9]

"اولی الامر سے مجتہدین ہیں اس تخصیص کی بنا اس آیت پر ہے جس میں فرمایا گیا اگر یہ لوگ اپنے معاملے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اپنے اولی الامر کی طرف لوٹاتے تو ان میں جو مجتہد ہیں وہ اس حکم کو پا لیتے۔ اس لیے اولی الامر سے مراد اہل استنباط ہیں اور وہی مجتہد ہو سکتے ہیں۔"

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ اور حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ دونوں فرماتے ہیں اولی الامر سے مراد اہل الفقہ ہیں[10]

بہر حال اس میں راجح موقف یہی ہے کہ اولی الامر سے مراد اہل حکومت بھی ہیں اور اہل دین و افتاء بھی ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو کوفہ کا امیر بنا کر بھیجا اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کو وہاں کا صدر الصدور مدرس بنا کر بھیجا اور اہل کوفہ کو تحریری حکم دیا کہ تم ان دونوں کی اقتداء اور پیروی کرنا۔ یوں اہل کوفہ کی سیاسی امارت کی ذمہ داری عمار بن یاسر ادا کر رہے تھے اور مذہبی امارت کی ذمہ داری عبد اللہ بن مسعودؓ ادا کر رہے تھے اور دونوں اولی الامر تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ اہل کوفہ سے اس طرح مخاطب ہوئے:

انی قد بعثت اليكم بعمار بن ياسر اميرا وعبدالله بن مسعود معلما وزيرا وهما من النجباء من اصحاب رسول الله من اهل بدر فاقتدوا بهما واسمعوا من قولهما[11]

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

"میں تمہاری طرف عمار بن یاسرؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ کو امیر اور معلم بنا کر بھیج رہا ہوں اور یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے بلند مرتبہ بدری صحابہ کرامؓ میں سے ہیں۔ تم اپنے اپنے دائرے میں ان دونوں کی اقتداء و پیروی و اطاعت کرنا اور ان کے قول کو اچھی طرح سننا۔"

اب یہ بات واضح ہو چکی کہ اولی الامر کے معنی سے یہ دونوں منصب بدرجہ اتم مراد ہیں اسی مضمون کو امام جصاص اپنی تفسیر میں حضرت ابوہریرہؓ کے قول سے ثابت کرتے ہیں:

عن ابی ہریرة انہم امراء السرایا ویجوز ان یکونوا جمیعا مرادین بالاية لان الاسم یتناولہم جمیعا لان الامراء یلون امر تدبیر الجیوش والسرایا قتال العدو والعلماء یلون حفظ الشریعة ومایجوز ومالایجوز12

"حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ اولی الامر سے مراد لشکروں کے امراء ہیں اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ اس آیت میں اولی الامر سے مراد یہ امراء اور علماء دونوں ہوں۔ اس لیے اولی الامر کا اسم ان سب کو شامل ہے۔ اس لیے امراء لشکروں اور جنگوں کی تدبیر کرتے ہیں اور علماء احکام شریعت کی حفاظت و نفاذ اور شریعت کے مسائل یجوز اور مالایجوز بتاتے ہیں۔"

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

اسلامی قوانین کے ماخذ:

اسلامی قانون کا پہلا ماخذ اطیعوا اللہ قرآن ہے اور اسلامی تعلیمات کا دوسرا ماخذ اطیعوا الرسول حدیث رسول ہے اور اسلامی قانون کا تیسرا ماخذ اولی الامر منکم اور اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ[13]۔ سے مراد علم استنباط اور علم فقہ ہے۔ یہی وہ علم استنباط اور علم فقہ ہے جس کے ذریعے قرآن حکیم کی مختلف آیات میں تطبیق دی جاتی ہے اور یہی وہ علم ہے جس کے ذریعے حدیث کے مختلف مضامین میں باہم ترتیب دی جاتی ہے یوں آیات کے مضامین کے باہمی اختلاف کو دور کرنا اور احادیث کے مفاہیم کے بظاہر تناقض کو ختم کرنا علم اصول کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

قرآن حکیم میں جو مسئلہ بھی بیان ہوتا ہے اس میں ایک فقیہ کو غور و فکر کرنا ہوتا ہے کہ قرآن اس مسئلے کو عبارۃ النص کے طور پر بیان کر رہا ہے یا دلالۃ النص کے اعتبار سے ذکر کر رہا ہے یا اسلوب اسارۃ النص کا ہے یا اقتضا النص کا ہے پھر ان آیات میں غور و فکر کرنا ہے۔ ان کا اسلوب اظہار بطور عام ہے یا بانداز خاص ہے اگر عام کا اسلوب ہے تو پھر یہ عام مخصوص منہ البعض ہے یا عام لم یخص عنہ البعض ہے اس کا اسلوب مجمل ہے یا مفصل ہے۔ اگر اسلوب مفصل ہے تو اس کی تفصیل کسی اور نص قرآنی میں ہے یا حدیث رسول میں ہے قرآن کی اس تفسیری اسلوب اور حدیث رسول کی اس تشریحی نہج کو جاننے کا نام علم فقہ و علم استنباط ہے قرآن و حدیث، مسائل و احکام منصوصہ کا نام ہے جبکہ علم فقہ مسائل و احکام غیر منصوصہ مستنبط کا نام ہے یقیناً اس کا درجہ کتاب و سنت کے بعد کا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

تفقہ فی الدین کا حکم:

قرآن تفقہ فی الدین کے لیے ایک گروہ اور ایک طبقہ کو ہر دور میں تیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔یہی طبقہ تاریخ اسلام میں جماعت فقہاء کی شناخت ہوتا ہوا چلا آرہا ہے اس طبقے کے علم کا کل مدار اور مکمل انحصار کتاب و سنت رسول پر ہے تمام کے تمام فقہاء قرآن وسنت سے علت کی بنا پر احکام شریعت اخذ کرتے ہیں اس لیے علم فقہ کسی بھی صورت میں کتاب و سنت کا غیر ہر گز نہیں ہے علم فقہ میں قرآن وسنت کے ہی کے احکام بالواسطہ طور پر نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتے ہیں اس لیے علم فقہ بالواسطہ الٰہی ہدایت کے استدلال کا نام ہے اور علم فقہ بالواسطہ حدیث نبوی سے احکام شریعت کی استخراجی صورت کا نام ہے۔یہی وجہ ہے قرآن اپنی ہر حدیث اور اپنی ہر آیت میں بھی فقہ الایہ کا احساس دلاتا ہے۔اس لیے ارشاد فرمایا:

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰه فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا[14]

"آپ فرمادیں (حقیقتاً) سب کچھ اللہ کی طرف سے (ہوتا) ہے۔پس اس قوم کو کیا ہو گیاہے کہ یہ کوئی بات سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے۔"

يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا حدیث بات ہے اور اسے سمجھنے کے سلیقے کا نام علم فقہ ہے فقہ ہر گز کتاب و سنت کا غیر نہیں ہے بلکہ کتاب و سنت کو گہرائی میں اتر کر سمجھنے کا نام فقہ ہے علم فقہ کوئی نئی ایجاد نہیں ہے بلکہ کتاب و سنت کے استخراج، استدلال اور استنباط کا نام ہے فقہ کا اپنا نام تو کسی اور کو سمجھنے اور کسی اور کا فہم حاصل کرنے اور کسی اور تفہیم کی طرف اشارہ کرتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مشہور دعا میں بھی ہمیں یہی بات سمجھ آتی ہے:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ۔ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ۔ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ[15]

"(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کشادہ فرما دے اور میرا کارِ (رسالت) میرے لیے آسان فرمادے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات (آسانی سے) سمجھ سکیں۔"

شریعت کی جامعیت علم فقہ و استنباط سے لازم و ملزوم:

غرضیکہ قرآن کی تفہیم کے لیے حدیث رسول کی ضرورت ہے اور کتاب و سنت رسول کے بعد حوادث احکام اور جدید مسائل میں اور مسائل غیر منصوصہ میں علم فقہ کی شدید ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسائل منصوص میں بھی روایات کے اختلافات کو حل کرنے کے لیے علم فقہ کی ضرورت ہے۔ اس لیے کسی روایت کو تقدم حاصل ہے اور کسی روایت کو تاخر حاصل ہے۔ کسی چیز کو ترجیح دی جائے یہ کام علم فقہ کے ذریعے ہی معلوم ہوتا ہے۔ ان میں تطبیق ہمیں علم فقہ سکھاتا ہے۔ احکام کو علم فقہ نکھارتا ہے۔ نصوص کو فہم کامل فقہ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

نصوص کتاب اور حدیث محدود ہیں جبکہ روز روز پیش آنے والے مسائل اور انسانی ضرورتیں لامحدود اور لاتعداد ہیں۔ شریعت ان کا بھی حل کتاب و سنت کے علم استنباط و علم فقہ کے ذریعے دیتی ہے۔

علم الاستنباط و علم الفقہ کو حاصل کرنا ہی تفقہ فی الدین کی بہترین صورت ہے۔ تفقہ فی الدین کا حصول ایک بڑی نعمت اور عظیم سعادت ہے۔ اس بنا پر حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

من یرد اللہ بہ خیرا یفقه فی الدین16

"باری تعالیٰ جس بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے اپنے دین کا فقیہ بنادیتا ہے۔"

تمام انسان بھی کانوں کی طرح ہیں جیسے ہم دیکھتے ہیں، کوئی سونے کی کان ہے کوئی پیتل و تانبے کی کان ہے، کوئی نمک کی کان ہے۔ اسی طرح لوگ بھی مختلف کانوں اور خاندانوں سے ہوتے ہیں جو چیز ان کو ایک دوسرے سے ممتاز اور منفرد کرتی ہے وہ ان کا تعلم اور تفقہ کا عمل ہے اور پھر اس علم اور فقہ کا اظہار ہے۔ اس حوالے سے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الناس معاون فخیارہم فی الجاہلیة خیارہم فی الاسلام اذا فقھوا17

"لوگ کانیں ہیں جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے اسلام میں بھی اچھے ہوں گے جب وہ سمجھ بوجھ رکھنے والے اور فقہ کو جاننے والے ہوں۔"

تفقہ فی الدین کی تحریک:

تفقہ فی الدین نے امت میں ایک تحریک بنانا تھا اور قرآن و سنت کی تعلیم کے لیے ایک موثر ذریعہ بننا تھا اور امت مسلمہ کے ایک تعلیمی عمل کے قالب میں ڈھلنا تھا۔ اس لیے نگاہ رسالت نے پیشین گوئی کرتے ہوئے تفقہ فی الدین کے معلمین کو اس مضمون کے لیے متعلمین کے لیے خصوصی ہدایات سے نوازا اور یوں ارشاد فرمایا:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
April 03, 2025

ان رجالا یاتونکم من اقطار الارض یتفقہون فی الدین واذا اتوکم

فاستوصوا بہم خیرا18

”بے شک اطراف عالم سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے تاکہ وہ دین میں تفقہ حاصل

کریں جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم انہیں خیر کی طرف نصیحت کرنا۔“

اس لیے کہ دین تو سارے کا سارا نصیحت ہے اس کی ساری تعلیمات دوسروں کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی کی تعلیم دیتی ہیں۔ دین ہر کسی کا بھلا سوچنے اور بھلا کرنے کا سبق دیتا ہے۔

دین کا ستون:

دین میں علم کو وہی اہمیت حاصل ہے جو کسی بھی عمارت میں اس کے ستون کو حاصل ہے۔ یقیناً عمارت کا سارا وجود ستون پر کھڑا ہوتا ہے۔ انسان کا سارا دین اس کا فہم اور تفقہ ہے۔ وہ جیسے جیسے دین کو سمجھتا ہے ویسے ویسے وہ اس پر عمل کرتا ہے۔ جتنی اس کی دینی فہم راسخ اور صائب ہوتی ہے ویسا ہی اس کا عمل دین اس کے وجود و شخصیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے:

لکل شئی عماد و عماد ھذا الدین الفقہ19

”ہر چیز کا ایک ستون ہے اس دین کا ستون فقہ ہے۔“

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
April 03, 2025

دین کے فروغ میں روایت ودرایت کا مقام:

دین کی تعلیمات کے فروغ اور ابلاغ میں روایت اور درایت کو بڑا مرکزی مقام حاصل ہے۔ روایت کا عمل دین اسلام کی تعلیمات کو پھیلاتا ہے۔ یہی روایت ہمارے معاشرے میں تبلیغ دین کی صورت میں جاری وساری ہے۔ دین کی بات جن کانوں اور ذہنوں تک پہنچتی ہے وہاں یہ اثر انداز ہوتی ہے اور لوگوں کے احوال حیات بھی تبدیل کرتی ہے اور اخلاق واعمال کے ذریعے ان کی شخصیت کو بناتی اور سنوارتی بھی ہے جبکہ درایت کا عمل دین کے اسرار وحکمتوں کے جاننے سے عبارت ہے۔ دین میں جتنی گہری فہم ہوگئی اسی قدر دین کی تعلیمات روح ودل میں اترتی جائیں گی اور انسان پورے اخلاص اور بڑے جذبے کے ساتھ دین پر اور اس کی جملہ تعلیمات پر عمل کر رہا ہوگا۔ روایت اور درایت کی طرح کسی شخص کا دین کی فقہ کے باب میں حامل الفقہ ہونا ہے اور دوسرا افقہ الفقہ ہونا ہے۔ پہلا عمل فقہ کی روایت تک محدود ہے جبکہ دوسرا عمل فقہ کی درایت پر انحصار کرتا ہے۔ اس لیے حضرت زید بن ثابتؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رب حامل فقه غير فقه ورب حامل فقه الى من هوا فقه منه[20]

کئی ایسے حامل فقہ (راوی حدیث) تو ہیں لیکن وہ فقیہ نہیں ہیں اور کئی حاملین فقہ روایت کو اس کی طرف پہنچادیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ (علم فقہ کو جاننے والا) ہوتا ہے۔

علم فقہ کی اصل:

علم فقہ سراسر قرآن وسنت کو جاننے اور اچھی طرح سمجھنے کا نام ہے، تعلیم وتعلم کا عمل رسول اللہ ﷺ نے خود اپنی حیات اقدس میں صفہ کے چبوترے اور اصحاب صفہ کی صورت شروع کرایا۔ رسول اللہ ﷺ اس عمل تعلیم فقہ دین کو

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

دوسرے عمل ذکر وعبادت پر ترجیح دیتے تھے۔ اس حوالے سے مزید حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی میں دو حلقے دیکھے ایک حلقہ ذکر و مناجات اور دعا و التجا میں مصروف تھا جبکہ دوسرا حلقہ تعلیم و تعلم دین فقہ و تفقہ فی الدین میں مصروف عمل تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی نشست کے لیے اس دوسرے حلقے کو ترجیح دی اور امت پر اپنے عمل سیرت کے ذریعے واضح کر دیا کہ تعلیم و تعلم کو ان کی زندگی کو ترجیح اول حاصل ہو۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا:

اما ہولاء فیتعلمون الفقہ یعلمون الجاہل فہو لاء افضل[21]

"یہ لوگ دین کی تعلیم فقہ حاصل کر رہے ہیں اس کے بعد یہ لوگ اس علم کے جاہلوں کو تعلیم یافتہ بناتے ہیں اس لیے یہ ان سے افضل ہیں۔"

قرآن و حدیث کی فقہ انسان کو مومن کامل بناتی ہے۔ اس کے اندر للّٰہیت و اخلاص کو فروغ دیتی ہے اور اس کو دین کی حقیقی تعلیمات پر کاربند کرتی ہے، اس کے فکر و نظر کے زاویے درست کرتی ہے۔ اس کے اخلاص و عمل کو رسول اللہ ﷺ کی سیرت و سنت کے قالب میں ڈھالتی ہے اور اسے ہر چیز کے کرنے اور منع ہونے میں اللہ کی رضا و خوشنودی کا طالب بناتی ہے۔ گویا فقہ القرآن اور فقہ الحدیث پر عمل کرنا ہی اصل دین کی فقہ ہے۔ اس لیے حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خصلتان لایجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین[22]

"دو عادتیں کسی منافق میں جمع نہیں ہوتی ہیں ایک حسن سیرت اور دوسری دین کی فقہ میں گہری بصیرت۔"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

منافق قرآن کی آیات منافقت کے ساتھ بڑھ سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بھی روایت کر سکتا ہے لیکن معتبر و مستند بات یہ ہے کہ وہ منافق تفقہ فی الدین سے کلیۃ عاری اور خالی ہوتا ہے۔ اس لیے دین کا کامل فہم یہ ایک ایسا نور ہے جو منافق کے دل میں نہیں اتر سکتا اور اس کا کوئی ظاہر نہیں جس کو وہ ظاہری طور پر اپنائے رکھے۔ اس لیے دین کا فہم سراسر نور ہے اور یہ ہر بناوٹ اور ہر منافقت سے مبرا اور منزہ ہے۔

علم فقہ کا مرکز و محور اور بنیاد:

علم فقہ کا مرکز و محور اور اس کی بنیاد اطیعو اللہ پر ہے اس کا قانون اول قرآن ہے اور دوسرا مآخذ و مرجع شریعت وطیعوا الرسول ہے اور وہ سنت و حدیث رسول اللہ ﷺ ہے اور تیسرا مآخذ اطاعت اولی الامر ہے جو یستنطونہ کی صفت خاص رکھتے ہیں۔ علم فقہ کی قرآنی بنیاد یہی آیات کریمہ ہیں۔ علم فقہ فقط الشریعۃ۔ (احکام القرآن، ج2، ص 410) احکام شریعت کی حفاظت اور عملداری کا نام ہے۔ علم فقہ ہماری شرعی و دینی زندگی میں ہمیں یجوز اور لا یجوز (احکام القرآن، ج2، ص410) کے بارے میں راہنمائی دیتا ہے۔ جو دین کی آیات کی تہہ تک نہ پہنچ سکے وہ فقیہ اور فقہا ہر گز نہیں ہیں۔

بانہم قوم لایفقھون[23]

جو نصوص کی علتوں اور حکمتوں کو جان نہ سکیں وہ فقیہ و فقہا اور مجتہد نہیں ہیں۔

فطبع علی قلوبہم فہم لایفقھون[24]

CC BY

قرآن و حدیث کی صحیح تعبیر، صائب فہم اور قرآن و حدیث پر عمل ان لوگوں کو میسر آتا ہے جو مخلص للدین ہوں جن کا مقصد اللہ اور اس کے رسول کی رضا و خوشنودی ہو اور جو افراد منافقت کی حیات اور عادات رکھتے ہیں۔ ان کو علم فقہ کی سمجھ و بصیرت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے قرآن ایسے لوگوں کے لیے دوٹوک اعلان کرتا ہے۔

ولکن المنافقین لایفقهون[25]

علم فقہ کا کسی کے پاس ہونا بہت بڑی خیر کا مالک بننا ہے۔

من یرداللہ به خیرا یفقه فی الدین26

اگر کوئی فی الواقعہ فقیہ ہو تو وہ ایک فقیہ شخص ہزار عابدوں کے مقابلے میں شیطان پر حاوی ہوتا ہے۔

فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد

فقہاء کے لیے قرآن کہتا ہے:

کونوا ربانیین[27]

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اس آیت کریمہ کی تفسیر و تشریح میں بیان کرتے ہیں:

اعا کونوا حکماء و علماء وفقہاء[28]

دین کی حکمت کو جاننے والے، عالم اور فقیہ بن جاؤ۔ فقیہ کا بولنا اور کسی مسئلے کا پوچھنا اور کسی مسئلے کا حل دینا ہی بتادیتا ہے کہ وہ فقیہ ہے یا کہ نہیں۔ اس لیے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

ماسالنی عن مسئلة الاعرصت فقیه هو او غیر فقیه[29]

"جب بھی کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا تو میں نے جان لیا کہ وہ فقیہ ہے یا کہ غیر فقیہ ہے۔"

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

درحقیقت علم فقہ قرآن وسنت کا فہم حاصل کرنا ہے اور اس کے سارے احکام کی فقاہت اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔ یہ

تفقہ فی الدین افضل العبادت عمل ہے۔

افضل العبادة الفقه فی الدین[30]

فقہاء نئے نئے مسائل کا حل قرآن وسنت سے تلاش کرتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے وہ نئے مسائل و حوادث اور مسائل غیر منصوصہ کو مسائل منصوصہ کی علت سے قیاس کرتے ہیں اپنی رائے سے حکم شرعی اخذ نہیں کرتے ہیں بلکہ نئے مسئلے کا حکم شرعی علت مشترکہ کی بنا پر تلاش کرتے ہیں، جس پرانے اور نئے مسئلے کی علت مشترک ہوتی ہے ان کا حکم شرعی پہلے سے موجود قرآن وسنت کا ایک ہی ہوتا ہے۔ حکم شرعی نیا نہیں ہوتا ہے بلکہ مسئلہ نیا ہوتا ہے اور حکم شرعی پہلے سے قرآن وحدیث میں موجود ہوتا ہے۔ ایک فقیہ علت مشترکہ کی بنا پر اس نئے مسئلے کے حکم شرعی تک پہنچتا ہے۔

کوئی شخص فقیہ نہیں ہو سکتا جب تک اس کے سامنے قرآن وسنت کی کل نصوص نہ ہوں اس لیے فقیہ شام حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں:

لاتفقه کل الفقه حتی تری القرآن وجوها کثیرا[31]

تم اس وقت تک کامل فقیہ نہیں ہوسکتے جب تک تمہاری نظر قرآن حکیم کی وجوہ کثیرہ پر نہ ہو۔

علم فقہ کی حقیقت کو حضرت علی المرتضیٰؓ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں:

الفهم الفهم فیما یختلج فی صدرک مما لم یبلغک فی الکتاب والسنة

واعرف الامثال والاشباه ثم قس الامور عند ذلک فاحمد الی احبها

الی الله واشهها فیما تری[32]

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
April 03, 2025

خوب غور و فکر اس چیز کے بارے میں کرو جو تمہارے دل میں کھٹکے اور جس کا حکم تمہیں کتاب و سنت سے نہ پہنچا ہو۔ اس کے جاننے کی کوشش کرو۔ اس کی امثال اور اس کی ملتی جلتی صورتوں کو خوب پہچانو پھر اس موقع پر قیاس سے کام لو اور وہ پہلو اختیار کرو جو اللہ کو بہت زیادہ پسند ہو اور وہ تمہاری نظر میں حق کے زیادہ قریب ہو۔

قرآن حکیم نے علم فقہ کی تین بنیادیں بتائی ہیں وہ حکم شرعی ایسا ہو جس میں عوم الحرج ہو جس میں تقلیل التکلیف کا پہلو ہو اور جس میں تدریج کا گوشہ نمایاں ہو۔ عدم الحرج لوگوں کی زندگیوں سے تنگی کو دور کرتا ہے اور تقلیل التکلیف حکم شرعی جو لوگوں پر نافذ کیا گیا ہے۔ اس میں قلت تکلیف ہے تدریج، حکم شرعی کے رفتہ رفتہ نفاذ کا مطالبہ کرتا ہے۔

خلاصہ کلام:

علم فقہ، شرعی احکام و مسائل کے علم کا نام ہے جس علم کو قرآن نے علم استنباط کا نام دیا ہے۔ علم فقہ یفقھون حدیثا۔ (النساء:۷۸) کا نام ہے علم فقہ یفقھوا قولی (طہٰ:۱۰) سے فروغ پاتا ہے۔ علم فقہ دین کے تفقہ کا نام ہے اور لیتفقھوا فی الدین (التوبۃ:۱۵) سے عبارت ہے۔ علم فقہ کے ذریعے قوم کو اعمال میں راہ راست پر لایا جاتا ہے اور ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم۔ (التوبۃ:۱۵) کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ علم فقہ کا مقصد انسانوں کے بے راہ روی اور اللہ کی نافرمانی اور عذاب و دوزخ سے بچانا ہے۔ لعلھم یحذرون (التوبۃ:۱۵) علم فقہ کی نمائندگی منھم طائفۃ کرتا ہے۔ اہل تفقہ کی خصلت اور شناخت تعلمہ الذین یستنطونہ منھم سے جلا پاتی ہے اور یہی قوت استنباط عملی زندگی میں فقہا کا عمل اور شناخت بنتی ہے۔ اس لیے امام فخر الدین رازی کہتے ہیں۔ استنباط حجت شرعیہ ہے۔

الاستنباط حجة[33]

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
April 03, 2025

مذکورہ بالا توضیحات سے یہ بات بھی سمجھ آتی ہے کہ علم فقہ قرآن وحدیث کا غیر ہر گز نہیں ہے۔ علم فقہ مسائل غیر منصوصہ کو نئے سرے سے بناتی نہیں ہے بلکہ اجتہاد کے ذریعے ان کے احکام شریعت کو دریافت کرتی ہے۔ مسائل نصوص شریعت میں پہلے سے موجود ہیں، لپٹے ہوئے اور مخفی پوشیدہ ہیں ایک مجتہد کا علمی واجتہادی کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ مخفی اور پوشیدہ احکام کو نصوص سے علت کی بنا پر تلاش کرلیتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے سائنس دان ذرے میں کوئی طاقت پیدا نہیں کرتے۔ ایٹم میں یہ طاقت پہلے سے ہی موجود تھی مگر مخفی تھی۔ سائنس دانوں نے ذرے میں موجود اس طاقت کو دریافت کر کے ایٹم بم بنادیا۔

اسی طرح ایک فقیہ کتاب وسنت کی نصوص کو پہلے ہی اپنے سامنے رکھتا ہے اور کسی بھی نئے مسئلے کا حکم شرعی پہلے ہی ان نصوص میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ مجتہدین علت کی بنا پر اس نئے مسئلے کے حکم کو تلاش کر لیتے ہیں۔ اس ساری تحقیق وکاوش کے باوجود علم فقہ کی ان جزئیات کو قطعیت کا درجہ حاصل نہیں ہے اور نہ ہی ان کے منکر کو کافر کہا جاسکتا ہے۔ بلاشبہ کتاب وسنت تو اپنی جگہ قطعی درجے میں واجب القبول ہیں مگر جو مسائل ان سے مستنبط اور مستخرج ہوتے ہیں۔ ان میں قطعیت نہیں ہوتی ہے علم فقہ ان جزئیات کے ساتھ جاننا ہی فقہی بصیرت، فقہی فراست اور فقہی سیادت ہے۔ یہ فقہی بصیرت اور سیادت جہاں جہاں ہوگی وہاں وہاں وہ فرد اور قوم کے لیے نفع بخش ہوگی۔ اسی لیے حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا:

فمن سوده قومه على الفقه كان حياة له ولهم ومن سوده قومه على
غير فقه كان هلاكا له ولهم[34]

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 2 (April-June, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: April 03, 2025

جس شخص کو اس قوم نے فقہ پر سرداری دی اس عمل میں اس کے لیے اور قوم کے لیے زندگی ہے جس کو اس کی قوم نے فقہ کے بغیر سردار بنادیا۔ اس عمل میں اس کے لیے اور پوری قوم کے لیے ہلاکت ہے۔ اسی طرح ایک اور موقع پر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا:

تفقهوا قبل ان تسودوا[35]

"منصب سیادت پر فائز ہونے سے پہلے اس کی فقہ حاصل کرو۔"

ان اصولوں، ضابطوں اور جزئیات سے آراستہ ہی علم فقہ کا امام اور ہر شعبے کا امام امت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچا سکتا ہے۔ بصورت دیگر اس فرد کے لیے بھی ہلاکت ہے اور قوم کے لیے بھی بربادی ہے۔ اس لیے اقبال نے کہا:

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے

ہے وہی تیرے زمانے کا امام بر حق

جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے

حوالہ جات

1. القرآن، 122:09
2. القرآن، 83:04
3. رازی، امام فخر الدین "تفسیر الکبیر" (مترجم: مفتی محمد خان) لاہور: ادارہ تحقیقات اسلامیہ، 2010، ج3، ص272

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
April 03, 2025

4. القرآن،59:04

5. بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل"،ج1،ص18

6. عینی،بدرالدین"عمدۃ القاری"الریاض:مکتبہ الفقہ،ج7،ص283

7. ترمذی،ابوعیسی محمد بن عیسی"سنن الترمذی"ج2،ص90

8. ابن حنبل،امام احمد"مسند احمد"لاہور:مکتبہ رحمانیہ،ج8،ص328

9. جصاص،ابو بکر احمد بن علی"احکام القرآن"بیروت:دارالحیاء،1992،ج2،ص256

10. ابن شیبہ،امام ابی بکر"مصنف ابن شیبہ"الریاض:دار کنوز،1993،ج6،ص418

11. ابن شیبہ،امام ابی بکر"مصنف ابن شیبہ"ج6،ص418

12. جصاص،ابو بکر احمد بن علی"احکام القرآن"ج2،ص410

13. القرآن،83:04

14. القرآن،78:04

15. القرآن،28-25:20

16. ترمذی،ابوعیسی محمد بن عیسی"سنن الترمذی"الریاض:دارالتاصیل،ج:2،ص:89

17. بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل"،ج1،ص496

18. ترمذی،ابوعیسی محمد بن عیسی"سنن الترمذی"ج:2،ص:89

19. ترمذی،ابوعیسی محمد بن عیسی"سنن الترمذی"ج2،ص90

20. ترمذی،ابوعیسی محمد بن عیسی"سنن الترمذی"ج2،ص90

21. دارمی،ابوعبداللہ بن عبدالرحمن"سنن دارمی"لاہور:انصار السنہ،ج1،ص99

22. ترمذی،ابوعیسی محمد بن عیسی"سنن الترمذی"ج2،ص93

23. القرآن،13:59

24. القرآن،03:63

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
April 03, 2025

25. القرآن،07:63
26. ترمذی،ابو عیسی محمد بن عیسی"سنن الترمذی"ج2،ص89
27. ترمذی،ابو عیسی محمد بن عیسی"سنن الترمذی"ج2،ص93
28. القرآن،81:03
29. ابن شیبہ،امام ابی بکر"مصنف ابن شیبہ"،ج5،ص312
30. سہروردی،شہاب الدین"عوارف المعارف"لاہور:پروگریسو بکس،1998،ج1،ص226
31. دارمی،ابو عبداللہ بن عبدالرحمن"سنن دارمی"ج1،ص215
32. دارمی،ابو عبداللہ بن عبدالرحمن"سنن دارمی"ج1،ص91
33. رازی،امام فخر الدین"تفسیر الکبیر"(مترجم:مفتی محمد خان)،ج3،ص272
34. بخاری،ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل"،ج1،ص17
35. بخاری،ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل"،ج1،ص17

CC BY